نفع اور نقصان کی تقسیم کاری کا کیا طریقہ ہوگا؟

مجیب: مفتی علی اصغر صاحب مدظلہ العالی

تاریخ اجراء: ماہنامہ فیضان مدینہ شَوَّالُ / ذوالقعدہ1442ھ جون 2021

دَارُالاِفْتَاءاَہلسُنَّت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر برانڈ کا نام، رجسٹریشن، محنت، مصنوعات کی تیاری اور ترسیل وغیرہ سب کچھ ایک فریق کی طرف سے ہو اور وہ شرکت میں صرف10,000 روپے کا حصہ ملائے جبکہ دوسرا فریق 90,000روپے ملائے تو اس صورت میں کیا کام کرنے والا فریق اپنا نفع ٪80 اور دوسرے فریق کا نفع ٪20 رکھ سکتا ہے؟ اور نقصان ہونے کی صورت میں نقصان کی رقم کی تقسیم کاری کا کیا طریقہ کار ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اگر ایک شریک عامل ہو یعنی ورکنگ پارٹنر ہو اور اس کے لیے، اس کے دیئے گئے راسُ المال یعنی کیپٹل کے تناسب سے زیادہ نفع مقرر کرنے کی شرط لگائی جائے تو اس میں شرعاً حرج نہیں البتہ شرکت کا معاہدہ ہوتے وقت دونوں فریقین کو علم ہونا ضروری ہے کہ کس کا نفع کیا ہو گا۔

پوچھی گئی صورت میں جس فریق نے صرف دس ہزار روپے ملائے اور وہ ورکنگ بھی کر رہا ہے تو اپنے کیپٹل کے تناسب سے زیادہ نفع مقرر کر سکتا ہے لہٰذا اس نے اپنے لئے 80 فیصد نفع طے کیا ہے تو شرعاً کوئی حرج نہیں۔

(ردالمحتار، 479/6)

البتہ نقصان کا اصول یہ ہے کہ جس کا جتنا فیصد سرمایہ یعنی کیپٹل ہے وہ صرف اتنے فیصد نقصان کو برداشت کرے گا۔

بہارِ شریعت میں ہے: ”نفع میں کم و بیش کے ساتھ بھی شرکت ہو سکتی ہے مثلاً ایک کی ایک تہائی اور دوسرے کی دو تہائیاں، اور نقصان جو کچھ ہو گا، وہ راس المال کے حساب سے ہو گا اس کے خلاف شرط کرنا باطل ہے۔“

(بہارِ شریعت، 491/2، ردالمحتار، 469/6)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net